روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 7 جولائی 2001ء، 14 ربیع الثانی 1422 ہجری-7 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 151

معلم دین

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی مجلس میں ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے-اس پر سفر کا کوئی نشان نہ تھا اور اسے ہم میں سے کوئی نہ جانتا تھا اس نے حضورؐ سے کچھ سوال کئے اور پھر چلا گیا-تو حضورؐ نے فرمایا یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے-

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان حدیث نمبر 9)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

فرشتے

قرآن شریف پر بدیدہ تعمق غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان بلکہ جمیع کائنات الارض کی تربیت ظاہری و باطنی کے لئے بعض وسائط کا ہونا ضروری ہے اور بعض بعض اشارات قرآنیہ سے نہایت صفائی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وہ نفوس طیبہ جو ملائک سے موسوم ہیں ان کے تعلقات طبقات سماویہ سے الگ الگ ہیں-بعض اپنی تاثیرات خاصہ سے ہوا کے چلانے والے اور بعض مینہ کے برسانے والے اور بعض بعض اور تاثیرات کو زمین پر اتارنے والے ہیں-

(توضیح مرام-روحانی خزائن جلد 3 ص 70)

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اسلامی شریعت کے رو سے خواص ملائک کا درجہ خواص بشر سے کچھ زیادہ نہیں بلکہ خواص الناس خواص الملائک سے افضل ہیں اور نظام جسمانی یا نظام روحانی میں ان کا وسائط قرار پانا ان کی افضلیت پر دلالت نہیں کرتا بلکہ قرآن شریف کی ہدایت کے رو سے وہ خدام کی طرح اس کام میں لگائے گئے ہیں-

(توضیح مرام-روحانی خزائن جلد 3 ص 74)

فرشتوں کا اترنا کیا معنی رکھتا ہے-سو واضح ہو کہ عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہم رکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اترتے رہتے ہیں جب تک کفر و ضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے تنزل الملائکۃ (-)-سو ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے-

(فتح اسلام-روحانی خزائن جلد 3 ص 12)

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیر انتظام ربوہ میں یکم ستمبر تا بیس ستمبر ”قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس“ منعقد ہو رہی ہے امراء کرام اپنے ضلع سے اس کلاس کے لئے دو ایسے ہونہار نمائندگان بھجوائیں جو ٹریننگ کے بعد اپنے علاقہ میں جا کر احسن رنگ میں خدمت قرآن کا فریضہ سرانجام دے سکیں-کلاس میں شرکت کرنے والوں کے لئے ناظرہ قرآن کریم جاننا بہت ضروری ہے-وہ احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے صحت کے عطیہ سے نوازا ہے انہیں نظام کے تحت ربوہ آ کر اس کلاس سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے-امراء کرام جن افراد کو اس کلاس میں شرکت کے لئے بھجوائیں انہیں اپنا تصدیقی خط دینا ہرگز نہ بھولیں-کلاس میں شریک ہونے والے طلباء بروقت ربوہ پہنچ کر نظارت ہذا کو اپنی آمد سے مطلع کریں-اس کلاس میں ایسی جماعتوں کا نمائندہ بھجوانے کی کوشش کریں جہاں کوئی پڑھانے والا نہیں ہے-

(ناظر اصلاح وارشاد-تعلیم القرآن و وقف عارضی)

موصیان توجہ فرمائیں

دوران ملازمت اگر کسی موصی کی وفات ہوتی ہے تو گریجوائٹی موصی کا ترکہ شمار نہیں ہوگا-بلکہ ورثاء اپنے اپنے شرعی حصہ کے مطابق اگر موصی ہوں تو حصہ آمد ادا کریں گے-البتہ پنشن جو بیوہ کے نام ہوتی ہے اگر بیوہ موصیہ ہے تو وہ اس پوری پنشن پر حصہ آمد ادا کرتی رہیں گی-“

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

واقفین نو/سیکرٹریان والدین متوجہ ہوں

ایسے تمام واقفین نو لڑکے جو امسال نویں اور دسویں جماعت کے طالب علم ہیں سے گزارش ہے کہ وہ مورخہ 13، 14 اور 15 جولائی 2001ء کو مرکز سلسلہ پہنچ جائیں-نیز والدین / سیکرٹریان سے گزارش ہے کہ ان واقفین نو لڑکوں کو ان تاریخوں میں ربوہ پہنچانے کا انتظام کریں- (وکالت وقف نو)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 165

حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں ضلعی جلسوں کا آغاز

جس طرح 1901ء سے جماعت احمدیہ میں "عید فنڈ" کی ابتدا کا سہرا **جماعت احمدیہ سیالکوٹ** کے سر ہے (الحکم 7 فروری 1903ء صفحہ 15) اسی طرح

ضلع گجرات کو یہ قابل فخر اعزاز حاصل ہے کہ خدا کے مقدس مسیح موعود کے عہد مبارک ہی میں

ضلعی سطح پر احمدی جلسوں کا آغاز اس ضلع کے قدیم احمدی بزرگوں کی سعی و جدوجہد سے ہوا۔ جس کے رد عمل کے طور پر برصغیر کی دوسری ضلعی جماعتوں میں بھی یہ دینی روایت آہستہ آہستہ جاری و ساری ہو کر مستقل طور پر قائم ہو گئی۔

جماعت احمدیہ گجرات کو ان جلسوں کی طرف توجہ رسالہ "الوصیت" (اشاعت دسمبر 1905ء) کے مطالعہ کے نتیجہ میں پیدا ہوئی اور فیصلہ کیا گیا کہ قمری دو مہینوں کے بعد کسی خاص مقام پر جلسہ کا انعقاد کیا جائے۔ اس فیصلہ کے مطابق 1906ء کے وسط اول میں پہلے **ہیلاں** اور پھر

رنمل تحصیل پھالیہ

(وطن حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب) میں اجتماعات ہوئے جن کی تفصیل سیکرٹری انجمن احمدیہ گجرات کے پیارے الفاظ میں اخبار الحکم قادیان کے شمارہ 17 جون 1906ء صفحہ 2 پر شائع شدہ ہے جس کے بعض اہم اقتباسات امید ہے معزز قارئین "الفضل" کی دلچسپی کا بھی موجب ہونگے اور اضافہ معلومات کا باعث بھی۔ انشاء اللہ۔ قیامت تک ہر احمدی نسل شمع احمدیت کے ان پروانوں کے جذبہ اشاعت دین، ولولہ عمل اور جوش ایماں کے نقوش کو اپنے عمل و اخلاص سے تازہ رکھے گی کیونکہ یہ وہ مایہ ناز شخصیات تھیں جو فی الحقیقت بانی جماعت کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں کہلانے کی مستحق تھیں۔

اخبار "الحکم" میں لکھا ہے:

"پچھلے دنوں مقام ہیلاں میں ایک مختصر سا جلسہ ہوا مگر بوجہ نہ ہونے کسی منتظم و مہتمم کے ابتدائی حالت میں رہا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دوسرا جلسہ موضع رنمل تحصیل پھالیہ میں

مرحوم ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے بھائی پیر برکت علی صاحب کی سعی جمیلہ سے ہوا۔... پیر امام الدین صاحب

نے تمام قرب و جوار میں دورہ کر کے اپنے بھائیوں سے شمولیت کے دستخط کرائے اور دوبارہ سہ بارہ یاددہانیاں کرائیں..... کافی بلکہ کافی سے بڑھ کر رونق ہو گئی..... (**قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل**) آف گولیکے ضلع گجرات بایں ضعف ونقاہت و دائمی علالت اتنے کوس کی صعوبت برداشت کر کے دو دن پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ اور **حافظ غلام رسول صاحب مولوی وزیر آبادی** باوجود (اپنی بیوی کی فوتیدگی کے اپنی چھوٹی بچی کو اٹھائے (کیونکہ ان کے بغیر اس کا اکیلا رہنا محالات سے تھا) ایک دن اول آ پہنچے آپ ایک واعظ خوش بیان پنجابی میں فصیح اللسان ہیں اور آپ کا وعظ شرک و بدعت کی تردید سے لبریز بعض لطائف کے سبب سامعین کو خوب مزا دے جاتا ہے۔ امید ہے جماعت کی توجہ سے ان کی خانہ آبادی ہو جائے گی پھر وہ آزاد ہو کر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کر سکیں گے اور قاضی صاحب کے مضامین احمدی گجراتی کے نام سے تو دو تین سالوں سے الحکم و بدر کے ناظرین دیکھتے ہیں انٹروڈیوس کرنے کی حاجت نہیں۔

جمعہ آٹھ جون کی دوپہر تک۔ رجوعہ۔ ہیلاں۔ دمیر کے۔ پنڈ عزیز سے احباب آ گئے۔ خطبہ سے پہلے قاضی صاحب نے چند منٹ تقریر کی اور گوش دل سے سننے کی ہدایت کی.... خطبہ حافظ صاحب نے پڑھا....

دنیا روزے چند عاقبت کار با خداوند۔ اس بات کی چند مثالیں دے کر موجودہ نسل کو ان کے خلاف قرار دیتے ہوئے بتایا۔ کہ موت سر پر کھڑی ہے۔ پس دوڑو اور جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ ایک مربع نہر پر پانی کے لئے اتنی کوشش اور جنت (جس کا رتبہ آسمان زمین سے بڑھ کر ہے) کے لئے یہ سستی اور دون ہمتی یہ زمین متقیوں کے لئے ہے جن کی یہ صفات ہیں۔ خوشحالی اور تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں.....

غرض یہ تقریر بلحاظ اعلیٰ طرز استدلال بیان و جامعیت و مالعت کے قابل قدر ہے بعد نماز عصر چھ سات ریزولیشن پاس ہوئیں اور سب

بھائیوں نے اقرار کیا کہ ہم نماز اول وقت باجماعت سنوار سنوار کر ادا کرنے اور جمعہ کے لئے کاروبار دنیاوی چھوڑ کر بالضرور (بیت) میں حاضر ہو جانے اور اپنے گھر میں مستورات کو نمازی بنانے میں خاص کوشش کریں گے۔ (2) چندہ خاص اہتمام سے باقاعدہ بھیجا کریں گے۔ چنانچہ قاضی صاحب کی تقریر کے انجام پر چندہ بھی جمع ہو گیا تھا۔

(3) ایک دوسرے کی ہمدردی شادی و غمی تجہیز و تکفین نماز جنازہ کے لئے چار چار پانچ پانچ کوس سے بھی بشرط ضرورت کاروبار چھوڑ کر حاضر ہو جائیں گے یہ اس لئے کہ بعض جگہ ایک دو آدمی احمدی ہوتے ہیں۔ اور مخالف ان کی چارپائی اٹھانے تک کے روادار نہیں ہوتے۔ اتباع رسم و رواج ایسے موقع پر چھوڑ کر محض سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کریں گے۔ رشتہ داریاں آپس میں کرنا اپنا فرض خیال کریں گے.....

آئندہ جلسہ بھی رجوعہ بتاریخ 3۔ اگست قرار پایا۔ پیر صاحب نے دعوت و مہمان نوازی کا انتظام یعنی اپنی میزبانی کے فرائض کو بوجہ احسن ادا کیا۔ اور تمام خرچ للہ اٹھایا۔

سامعین میں مستورات بھی پردے کے پورے انتظام کے ساتھ شامل تھیں۔ خانقاہ کا سجادہ نشین بھی مع چند درویش کے قاضی صاحب کے وعظ میں آیا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام اضلاع میں ایسے جلسے ماہوار ضرور ہوا کریں۔ پھر امید ہے کہ جماعت پوری ترقی کرے گی۔

(سیکرٹری انجمن احمدیہ ضلع گجرات 11۔ جون 1906ء)

علم تفسیر کا ایک عجیب اور نادر اسلوب

جس طرح قرآن مجید کے مطالب و مضامین غیر محدود ہیں اسی طرح علم تفسیر کی بے شمار شاخیں اور ہر شاخ کے لاتعداد اسلوب ہیں جن میں سے ایک نہایت درجہ عجیب و نادر اسلوب حساب جمل یا ابجد حروف کی قیمت کی رو سے حقائق قرآنی کا استنباط بھی ہے اور قدیم مفسرین خصوصاً امام فخر الدین رازیؒ (متوفی 29 مارچ 1210ء) اور حضرت ابو الفداء ابن کثیرؒ (متوفی 20 فروری 1373ء) نے اس کی سند میں آنحضرت ﷺ کا ایک مکالمہ بھی (الم) (البقرہ) تفسیر میں ریکارڈ کیا ہے۔ یہ مکالمہ ابو یاسر بن اخطب اور بعض دوسرے یہود مدینہ سے ہوا تھا۔ علامہ ابن کثیر کی تحقیق کے مطابق (اسلام کے اولین مورخ) حضرت محمد بن اسحٰق نے اپنی تاریخ میں یہ روایت بیان کی ہے۔ اور تفسیر بیضاوی کی شرح "الشہاب" کے مولف کی رو سے اس حدیث کو حضرت امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں بھی درج کیا ہے۔

بہرکیف تفسیر کے اس رہنما اصول کے پیش نظر امت مسلمہ کے کئی بزرگان سلف نے قرآن کریم کے بعض مقامات کی تفسیر حساب جمل کی روشنی میں کی ہے مثلاً خلیفہ رابع حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حم عسق سے حضرت معاویہ کے واقعہ کا استخراج کیا ہے۔ اور حضرت ابو الحکم عبد السلامؒ بن برجان نے اپنی تفسیر میں (الم غلبت الروم) سے استنباط کیا کہ مسلمان 583ھ میں بیت المقدس فتح کر لیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا۔ (تفسیر روح المعانی جلد 1 صفحہ 102 از "خاتمۃ المحققین" مفتی بغداد السید محمود الالوسی متوفی 1854ء ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان)

مجدد اسلام حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی 1505ء) نے بھی اپنی مشہور تصنیف "اتقان" کی نوع 43 میں (جو محکم و متشابہ سے متعلق ہے) مندرجہ بالا واقعہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔

اس باب میں سب سے حیرت انگیز امر وہ انکشاف عظیم ہے جو مامور زمانہ حضرت اقدس مسیح موعود پر جناب الٰہی کی طرف سے سورۃ العصر کے متعلق ہوا۔ حضور فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت ﷺ کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنی تیئیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گزشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر 4739 برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت ﷺ کے روز وفات تک قمری حساب سے بنتی ہے"۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 95,93 تذکرہ طبع سوم صفحہ 179 مطبوعہ 1969ء ربوہ)

نیز فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کے حروف اور ان کے اعداد بھی معارف مخفیہ سے خالی نہیں ہوتے۔ مثلاً سورۃ العصر کی طرف دیکھو.... اس سورۃ کے ساتھ ایک عجیب معجزہ ہے کہ اس میں آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک دنیا کی تاریخ ابجد کے حساب سے یعنی حساب جمل سے بتلائی گئی ہے۔ غرض قرآن شریف میں ہزارہا معارف و حقائق ہیں اور در حقیقت شمار سے باہر ہیں"۔

(نزول المسیح صفحہ 44 طبع اول اگست 1909ء روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 422)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی

لجنہ سے ملاقات

منعقدہ 27 فروری 2000ء

مرتبہ:- عفت حلیم صاحبہ

سوال: میرا سوال ہے کہ جب ابلیس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی کیا اللہ میاں چاہتے تھے ایسا ہو؟

جواب:- نہیں۔ چاہتے تھے کا ایک مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ خدا نے چاہا کہ ابلیس نافرمانی کرے۔ ایک یہ ہے کہ اس کی نافرمانی کو مان لیا' اس کو اجازت دے دی اور اس کے چیلنج کو قبول کر لیا۔ دراصل کائنات کے ڈیزائن میں تمہاری بات اس لحاظ سے درست ہے کہ کائنات کے ڈیزائن میں خداتعالیٰ کی یہ بات داخل تھی۔ کبھی انسان پیدا ہوگا اس کو برائیوں کی طرف لے جانے کا موقع بھی تو ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا نظام بھی رکھا ہوا تھا کہ ابلیس کا محتاج نہیں تھا اور وہ نظام ہے خون کے اندر کا شیطان۔ ہر انسان کو خداتعالیٰ نے دو کاموں کی طاقت دی ہوئی ہے ایک برے کام کے لئے ایک اچھے کام کے لئے۔ اس کو روزانہ ہم میں سے ہر ایک صبح سے شام تک کتنی دفعہ گود یکھتا ہے۔ اب صبح نماز پر اٹھ رہا ہے کوئی شخص خیال کرتا ہے تھوڑی دیر سو جاتے ہیں' نہیں اٹھتے۔ اور بھی سو دفعہ دن میں اچھے کام برے کام کے لئے دل میں تحریک پیدا ہوتی ہے کسی کی چیز اٹھا لینا کسی کے پیسے مار لینا۔ کسی کو بری نظر سے دیکھنا کسی کی غیبت کر لینا غرض یہ کہ اتنے گناہ ہیں جن کی اندر سے آواز اٹھتی ہے اس کے مقابل پر اندر ہی خداتعالیٰ نے دوسری طاقت نیکی کی رکھی ہوئی ہے نیکی کی طاقت کہتی ہے نہیں۔ یہ جو لوگوں کا خیال ہے کہ خداتعالیٰ شیطان کا محتاج تھا یہ غلط ہے۔ خدا نے فطرت انسانی میں ہی شیطانی مادے کو رکھ دیا تھا تاکہ انسان کو فرشتوں سے الگ کر سکے اور نیکیوں کی جزاء دے اور بدیوں کی سزا دے۔ لیکن یہ زائد چیز ہے کہ شیطان نے پہلا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور آدم کو باوجود اس کے کہ وہ خداتعالیٰ کی طرف سے مامور تھا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو ایک بیرونی کوشش بھی شروع ہو گئی اس بیرونی کوشش میں شیطان نے کہا کہ قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے دے۔ اللہ نے کہا میں دے دیتا ہوں اس نے کہا میں تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا۔ خداتعالیٰ نے کہا کہ جو میرے بندے ہیں ان کو تو گمراہ نہیں کر سکتا۔ جو زور لگانا ہے لگا لو۔ پیادے اٹھا لاؤ سوار چڑھا لاؤ دائیں سے حملہ کرو بائیں سے حملہ کرو جو میرے بندے ہیں ان کو مغلوب نہیں کر سکو گے۔ یہی ہم دیکھ رہے ہیں جو اللہ کے بندے ہوں اللہ ان کی خود حفاظت فرماتا ہے اور وقتی طور پر شیطان کے دھوکے میں آ بھی جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بچا لیتا ہے اور نیک انجام کرتا ہے۔ وہ شیطان کے بندے کی بجائے خدا کے بندے کے طور پر مرتے ہیں۔

سوال: دنیا کا سب سے مشکل کام کون سا ہے؟

جواب: دنیا کا سب مشکل کام شیطان کے وسوسوں سے بچ کے نکلنا ہے اتنا مشکل کام یہ ہے کہ بہت سے انسانوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ غفلت کی حالت میں زندگی بسر کر دیتے ہیں بہت دیر کے بعد خیال آتا ہے او ہو یہ کام بھی کر بیٹھے یہ بھی کر بیٹھے پھر اللہ تعالیٰ اگر فضل فرمائے تو بچ جاتے ہیں اس کو پل صراط بھی کہا جاتا ہے۔ دائیں بائیں کی آوازوں کو Balance کر کے باریک تار پر سے گزر جانا اگر کوئی شخص زیادہ بدی کی بات سنتا ہے تو وہ بائیں طرف یعنی جہنم کی طرف گر جاتا ہے اگر کوئی زیادہ نیکی کی بات سنتا ہے تو وہ دائیں طرف گر جاتا ہے یہ ایک مثال ہے پل صراط کو ظاہری طور پر سمجھ کے لوگوں نے بھی عجیب عجیب قصے بنائے ہوئے ہیں مشہور کیا ہوا ہے کہ سچ مچ ایک باریک تار کا پل ہوگا اس پر سے گزریں گے اور سادہ زمیندار عوام بے چاروں کو کہتے ہیں کہ فکر نہ کرو ہمارے پیچھے چلو گے تو ہم تمہیں ساتھ لے جائیں گے اور ہمارے کپڑے پکڑ کے پیچھے پیچھے آنا تم لوگ بچ جاؤ گے۔ ایک دفعہ اسی قسم کے ایک مولوی شخص نے گاؤں میں پل صراط کے متعلق تقریر کی اور لوگوں کو رلایا اتنا رلایا کہ چیخیں نکل گئیں لوگوں کی انہوں نے کہا دیکھو جی کہاں جاؤ گے تم ابھی بھی میرا ہاتھ پکڑ لو ورنہ کبھی بھی پل صراط سے گزر نہیں سکو گے۔ زمینداروں بے چاروں کی چیخیں نکلیں ایک زمیندار اٹھ کے کھڑا ہوا اس نے کہا خدا کے لئے میرا کچھ کریں میں تو مارا گیا اس نے کہا اچھا پھر مجھے خوش کرو اس کی بھینس ایک بہت اچھی تھی مولوی نے کہا اپنی وہ بھینس مجھے دے دو زمیندار مان گیا وہ بھینس لے کے جب چلے مولوی صاحب آگے آگے اور یہ پیچھے راستے میں ایک گندہ نالہ آیا۔ زمیندار اور بھینس تو نکل گئے مولوی صاحب نالے میں جا پڑے اس نے اسی وقت بھینس کو پکڑ لیا مولوی صاحب آپ سے گندہ نالہ تو پار نہیں ہوتا پل صراط کو کیسے پار کریں گے میں اپنی بھینس لے کے واپس جا رہا ہوں یہ قصے مشہور ہیں اور وہ عوام کو دھوکا اسی طرح دیتے ہیں ایسی کوئی باریک تار نہیں ہے جس پر جادوگر Balance کرتا ہوا جا رہا ہو۔

سوال: سائنس دان کہتے ہیں کہ ہم اپنے دماغ کا صرف دس فیصد حصہ استعمال کرتے ہیں ہم اپنے دماغ کے باقی نوے فیصد حصہ سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

جواب: زبردستی نہیں کر سکتے دماغ کا دس فیصد بھی بہت چوٹی کے لوگ استعمال کرتے ہیں اکثر تو ایک فیصد بھی استعمال نہیں کر سکتے دماغ کے استعمال کا پہلے مطلب سمجھنا چاہے کہ کیا ہے۔ دس فیصد بھی میرا خیال ہے اکثر لوگ استعمال نہیں کرتے کیونکہ دماغ کے اوپر کی سطح صرف سوچنے میں استعمال ہوتی ہے اور باقی اس کے اندر گہرائی میں باتیں ہوتی ہیں جتنا اندر کی باتیں وہ Sub-Conscious کی باتیں ہوتی ہیں انسان اپنے دماغ کے تجربے اور بہت سی دیکھنے کی باتیں دماغ کے اندر دھکیلتا رہتا ہے اور پھر وہ خوابوں میں باہر آتی رہتی ہیں اندر کا جو دماغ ہے اس کو پتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے کس مقصد کے لئے بنایا ہے غالباً وہ ایک تو سچی خوابوں کی علامات کی خاطر اندرونی دماغ بنا ہو گا یا دنیا بہت لمبی ہے آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ترقی دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دماغ استعمال کرنے کی توفیق دینی ہوگی۔ اب تک سائنس دانوں کے مطابق پہلے سے بڑھ کر دماغ استعمال ہوا ہے جب انسان شروع شروع میں بنا تھا تو کم دماغ استعمال ہوتا تھا۔ استعمال سے دماغ بڑھتا ہے جس طرح ورزش سے مسل بڑھتے ہیں اسی طرح دماغی ورزش سے دماغ بڑھتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے آئندہ ایک ارب سال میں پتہ نہیں کتنا دماغ بڑھ جائے۔

سوال: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو TEN COMMANDMENTS لکھے ہوئے ملے تھے کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان معنوں میں تھے کہ پہلے انبیاء کو بھی جو الہام ہوتے تھے وہ تختیوں پر لکھے گئے مگر اللہ نے خود نہیں لکھا ان کو لکھا انسان نے ہے تعلیم خدا کی ہے اور اللہ کی طرف سے ان معنوں میں بھی عطا ہوئے کہ اس غار کا کسی کو پتہ نہیں تھا کس غار میں وہ پڑے ہوئے ہیں جس طرح DEAD SEA SCROLLS میں اتفاقاً دریافت ہوئے اسی طرح وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بتا دیا ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ کوئی غار میں دیکھ رہا ہو اچانک اس کو مل جائے بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بلایا اور دکھا دیا کہ یہ دیکھو اور ان کو اٹھا کر آپ واپس اپنی قوم کی طرف لوٹے۔

سوال: حضور نے سب سے پہلے تقریر کب کی تھی۔ اور اس کا موضوع کیا تھا؟

جواب: مجھے یاد نہیں پہلی تقریر کب کی تھی لیکن اتنا یاد ہے بہت بچپن میں یہاں جو ہوتی ہیں نا آپا باجی شاما اور آپا قمر یہ سیالکوٹ سے ہمارے گھر آ کے مہمان ٹھہرا کرتی تھیں اور نیچے بڑا سا کمرہ تھا اس میں ان کی بڑی فیملی کو جگہ مل جایا کرتی تھی۔ ان کا ہم سے بہت تعلق ہوتا تھا چھوٹے ہوتے مجھے انہوں نے تقریر کرنی سکھائی ہے کہتی تھیں کھڑے ہو جاؤ تقریر کرو۔ میں پھر اوٹ پٹانگ کوئی تقریر کیا کرتا تھا اب مجھے یاد نہیں جو دماغ میں آیا وہ تقریر کر دی اور پھر بڑی تالیاں بجاتی تھیں بڑی تقریر کی کمال کر دیا یہ تقریریں یاد ہیں مگر مضمون یاد نہیں۔

سوال: حضور جو کچھ ایران میں ہو رہا ہے اس کے متعلق حضور کے کیا خیالات ہیں؟

جواب: وہاں قدامت پسندوں اور جدید خیالات والوں کی بڑی دیر سے لڑائی چل رہی ہے اور اس دفعہ جدید خیالات والے اوپر آ گئے ہیں لیکن خطرناک بات یہ ہے کہ ان کا سربراہ وہی منتخب ہوا ہے جو قدیم خیالات والا ہے اور یہ جو آزادی دیا کرتے ہیں ایران والے ہمیشہ اس کو پھر چھین بھی لیا کرتے ہیں۔ اس لئے جو جدید خیالات والے اوپر آئے ہیں ان کو بہت پھونک پھونک کے قدم رکھنا ہو گا۔ احتیاط سے ورنہ اپنے اس گمان میں کہ ہم زیادہ ہیں وہ اگر کوئی اصلاحی کارروائیاں کر بیٹھے تو اس بات کا خطرہ ہے کہ فوج کسی وقت بھی دوبارہ پھر ایک انقلاب لا سکتی ہے قدامت پسندی کا انقلاب۔ تو یہ کھیل تو وہاں ہوتی رہتی ہے اللہ رحم کرے۔ اس وقت تک تو شدت پسند لوگ زیادہ ہیں فوج میں تو بہت زیادہ ہیں Student والے Young طبقے میں رد عمل ہے وہی غالب آئے ہیں مگر بنیادی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ ایران کا مزاج قدامت پسند ہے۔

سوال: حضور جو قرآن کریم کی سورتیں ہیں ان کی ترتیب تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوئی۔ جو سپارے ہیں ان کی جگہ کیسے مقرر ہوئی؟

جواب: سپارے اس زمانے میں تھے ہی نہیں چونکہ سورتیں بعض بہت لمبی اور بعض بہت چھوٹی تھیں اس لئے علماء نے 30 سپاروں میں قرآن کو

بانٹ دیا تا کہ لوگ اگر روزانہ ایک سپارہ ختم کریں تو ان کو سہولت ہو جائے گی اس لئے پارے بعد میں بنائے گئے ہیں اس میں خدا تعالیٰ کی وحی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن نیک علماء جب ہوا کرتے تھے انہوں نے اپنی طرف سے ایک نیک قدم اٹھایا ہے جس کو سب دنیا نے تسلیم کرلیا ہے۔

سوال: حضور میرے سوال کا تعلق سورہ نساء آیت نمبر 72 سے ہے۔

اے ایمان والو! اپنے بچاؤ کے سامان ہروقت تیار رکھو اور خواہ چھوٹی جماعتوں میں گھروں سے نکلو یا بڑی جماعتوں میں ہمیشہ اپنی حفاظت کے سامان پاس رکھا کرو۔ حضور اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے دونوں مراد ہیں ایک تو یہ کہ جہاد کا جو حکم تھا اس میں چھوٹی ٹولیاں میسر ہوں تو چھوٹی نکلیں بڑی ٹولیاں ہوں تو بڑی جائیں لیکن اصل مراد اس سے زبانی جہاد ہے جس کو جہاد اکبر کہا جاتا ہے دعوت الی اللہ کے جہاد میں جو ہماری ٹولیاں نکلتی ہیں بعض بڑی ٹولیاں ہوتی ہیں بعض چھوٹی ٹولیاں ہوتی ہیں اور ہر وقت وہ جہاد میں مصروف رہتی ہیں۔ دنیا میں کوئی وقت ایسا نہیں جبکہ کچھ احمدی ٹولیوں میں باہر نہ نکل رہے ہوں۔ لڑکیاں. عورتیں بھی ٹولیاں بنا کر باہر جاتی ہیں۔ افریقہ میں تو بے حد رواج ہے ٹولیوں میں جاکر دعوت الی اللہ کرنا یہ دائمی جہاد کا جو حکم ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

سوال: کیا حضرت مصلح موعود کے متعلق کسی حدیث میں ذکر ہے؟

جواب: مجھے یاد نہیں حضرت مصلح موعود کا کسی حدیث میں معین ذکر ہو۔ مگر استنباط کرتے ہیں بعض لوگ ایک حدیث سے کہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ایک پیشگوئی ہے کہ وہ شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اولاد کی پیشگوئی اگر غیر معمولی اچھی اولاد نہ ہو تو پھر نہیں ہو سکتی تھی یہ استنباط کیا جاتا ہے اور بھی کچھ ہوں گے مصلح موعود نمبر کے حوالہ سے رسالے نکلتے ہیں اس میں کئی علماء اپنی اپنی توجیہات پیش کرتے رہتے ہیں لیکن زیادہ تر پچھلے بزرگوں کے حوالے دیتے ہیں کہ ان کی پیشگوئیوں میں ذکر ہے بعض پیشگوئیوں میں نام تک کا ذکر ہے۔ بعض پیشگوئیاں ہیں پرانے زمانے کے بزرگوں کی جس میں یہ ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو اس کا ایک لڑکا ہوگا جو بشارت کے ساتھ پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود ہوگا اس قسم کی پیشگوئیاں جو جماعتی رسالوں کے نمبر نکلتے ہیں نا مصلح موعود نمبر وغیرہ اس میں لکھی ہوتی ہیں۔ حدیث تو مجھے بس یہی یاد ہے؟

سوال: جب ہم قبرستان جاتے ہیں تو ہم اپنے عزیزوں کی قبر پہ دعا کرتے ہیں کیا انہیں پتہ لگتا ہے کہ ہم ان کی قبر پر آئے ہیں؟

جواب: یہ امکان ہے ضروری نہیں ہے ویسے تو سارے اپنے مرحومین کی قبروں پر جاتے ہیں اچھے گندے برے لوگ لیکن اگر کوئی نیک انسان جائے اور مردوں کے لئے بڑے درد دل سے دعا کرے تو ہر گز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر اس مردے کی روح کو بتادے۔ اور کئی حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ ان کو خبریں مل جاتی ہیں یہ ٹیلی ویژن سسٹم ہے اللہ کا جس طرح ہمارا ٹیلی ویژن سسٹم ہے باہر کے لوگ دور کے لوگ جاپان کے لوگ ہمیں براہ راست تو نہیں دیکھ رہے ہوتے اگر ٹیلی ویژن سسٹم ہو تو دیکھ سکتے ہیں اسی طرح اللہ میاں کے بھی ایک ٹیلی ویژن سسٹم بنا ہوا ہے جس کا دنیا کے لوگوں سے تعلق ہے اور ان کو اطلاع مل جاتی ہے ٹیلی ویژن میں یکطرفہ رابطہ ہوا کرتا ہے یہی قریباً وہاں ہوتا ہے جن کو اطلاع مل رہی ہے ان کو خدا نے اطلاع دی ہوگی کہ تمہارا عزیز وہاں بیٹھا دعا کر رہا ہے اور وہ ان کو نہیں دیکھ سکتا یکطرفہ سسٹم ہے یہ کبھی کبھی دو طرفہ بھی چل جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے کشوف میں جب دیکھا ہے تو یوں معلوم ہوتا تھا جیسے آمنے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ اس میں جس کو دیکھ رہے تھے ضرور خدا نے اس کو بھی خبر دی ہوگی وہ بھی دیکھ رہا ہوگا۔

سوال: حضور میرا سوال سورہ آل عمران کی آیت 42 کے بارہ میں ہے جس میں فرمایا تجھے یہ حکم ہے کہ تو لوگوں کے ساتھ تین دن تک اشارے کے سوا بات نہ کرے اور اپنے رب کو بہت یاد کرے اور صبح اور شام اس کی تسبیح کرے کیا تین دن کی ایسی خاموشی اختیار کرنے کی اجازت ہے؟

جواب: تمہیں اللہ نے کہا ہے تو کرو۔ اصل میں اس میں گہری حکمت یہ تھی کہ جو Energy تھی خاص طور پر تین دن کے لئے وہ لوگوں سے باتیں کرنے کی بجائے خالصتاً دعا کی طرف مرکوز رہے اور یہ بعض اور نفسیاتی حکمتیں بھی رکھتا ہے جس کا بڑی عمر میں بچہ پیدا کرنے سے بھی تعلق ہے اس لئے ان مخفی حکمتوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا۔

سوال: حضور عربی کے بعض حروف کے ہجے ایک جیسے ہوتے ہیں مثلاً ذ۔ ز۔ ظ اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب: عربی زبان میں بظاہر لفظوں کی آوازیں ملتی تو ہیں مگر ہر ایک کا مخرج الگ الگ ہوتا ہے مثلاً ذ کی جو آواز ہے وہ سب سے ہلکی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ د کی طرح اس کو پڑھتے ہیں اور

بعض آوازیں ہیں جو اور زیادہ سخت ہوتی ہیں مخرج سے مراد یہ ہے کہ بولتے وقت وہ آواز کہاں سے نکل رہی ہے اس کو Fonatic میں جس نے پڑھا ہو اس کو سمجھ آسکتی ہے یا دانتوں سے زبان ملتی ہے یا دونوں ہونٹوں سے ملتی ہے یا دانت کے پیچھے زبان Touch کرتی ہے بعض دفعہ گلے سے آواز نکلتی ہے اس کو Sound کہتے ہیں جس طرح ع ہے الف جو ہے وہ آگے سے نکلتا ہے اور ع گلے سے نکلتا ہے اس طرح آپ اگر مخرج پڑھ لیں Fonatic کی کتابوں میں یہ لکھے ہوتے ہیں اگر آپ پڑھ لیں تو آپ کی آواز ٹھیک ہو جائے گی۔

ندیم خالد رانا صاحب

الحاج محمد شریف کولی

گیمبیا کے ایک مخلص احمدی دوست

گزشتہ سے پیوستہ سال (دسمبر 1999ء میں) الحاج محمد شریف کولی کا ڈاکار سینیگال میں انتقال ہوا تھا۔ اس دوران بارہا ان کی نیک یادوں سے لطف اندوز ہوا۔ دوسروں کو بھی اس میں شامل کرنے کا ارادہ تھا۔ مگر گیمبیا میں مشترکہ دوستوں سے. مرحوم کے بارے میں تاثرات حاصل کرنے کی کوشش میں تاخیر ہوتی رہی۔

اگرچہ مرحوم کا تعلق ملک (دی گیمبیا) کے ایسے خطہ۔ سبا. سالیکنی سے تھا جہاں پہ احمدیت کا نفوذ ساٹھ کی دہائی کے آغاز میں ہی ہو چکا تھا. مگر مرحوم کو بیعت کی سعادت. ملک کے آخری سرے یعنی لیھے میں صد سالہ جشن تشکر کے لگ بھگ ملی۔ وہ ایک عرصہ سے مختلف احباب کے زیر دعوت تھے۔ اور ان کے خاندان کے چند احباب بیعت بھی کر چکے تھے۔ مگر سال مذکور کے لگ بھگ مکرم برادرم عمر علی صاحب طاہر نے انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک وڈیو انٹرویو کی ریکارڈنگ پیش کی۔ جس میں حضور انور نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر بیان فرمائی تھی۔ وہ کیسٹ سننے اور دیکھنے کے بعد انہوں نے از خود اپنے آپ کو بیعت کے لئے پیش کر دیا۔ مرحوم عہد بیعت کی مجسم تصویر تھے اور بیعت کے بعد مرحوم نے بڑی سرعت سے اخلاص میں ترقی کی۔ اور اسی وجہ سے کئی پیدائشی احمدیوں کی اصلاح واستقامت کا بھی موجب بنے۔ وہاں کے عمومی مزاج کے برعکس لازمی چندہ جات کے علاوہ. طوعی چندہ جات بھی بڑی باقاعدگی اور بعض اوقات اپنی استطاعت سے بڑھ کر ادا کرتے تھے۔ مقامی بیت الذکر کے لئے جب رمضان المبارک کے ایام میں صفوں کے لئے تحریک کی گئی۔ تو اپنے مزاج کے مطابق اعلیٰ قسم کی چٹائیاں پیش کر دیں۔

مرحوم کا شمار محکمہ زراعت کے اعلیٰ افسران میں ہوتا تھا۔ لیھے میں پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولیات کے فقدان کی وجہ سے. سکول کو مختلف تقریبات ومقابلہ جات میں شرکت کے لئے ٹرانسپورٹ کی تلاش میں نکلنا پڑتا تھا۔ مرحوم کو اپنی گاڑی معہ لوازمات کے سکول ومشن کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ مرحوم D.C.C (Divisional coardination committee) کے ممبر بھی تھے۔ اس فورم پہ ڈویژن کی سطح پر ترقیاتی کاموں کا مختلف حوالوں سے جائزہ لیا جاتا تھا۔ وہاں پہ بھی وہ مشن اور سکول کے مفادات کا تحفظ کرتے رہے۔ سکول کے ممبر بورڈ آف گورنرز کے طور پہ بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔

دوران سروس کئی کورسز پہ بیرون ملک جانے کا موقع ملا۔ 1993ء میں جب وہ ماسٹرز کرنے کے لئے انگلینڈ گئے تو لمبا سفر طے کر کے حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے تشریف لاتے رہے۔

گیمبیا کے رسم ورواج کے مطابق ان کے کئی اعزہ کے بچگان ان کے زیر سایہ مختلف سکولوں میں زیر تعلیم رہے۔ بطور سرپرست انہوں نے سبھی بچگان کا احسن طریق پہ خیال رکھنے کی کوشش کی اور جب کبھی بھی کسی طالب علم سے متعلق معاملہ پہ بات کرنے کے لیے آپ کو بلایا گیا۔ بلا تردد اور توقف چلے آئے۔ لیھے سے ٹرانسفر کے بعد بھی گورنمنٹ سکولوں پہ جماعت کے سکولوں کو ترجیح دیتے رہے۔ اور ہر جگہ بھاگ دوڑ کر کے جماعتی سکولوں میں بچوں کو داخل کروایا۔

مرحوم کو بیعت کے بعد حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ وہاں پہ عازمین حج کو بڑے دھوم دھڑکے سے رخصت کیا جاتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے انہوں نے. اپنی جماعت میں صرف مکرم عمر علی صاحب طاہر کو بتایا. وہ بھی اس وعدہ کے ساتھ کہ وہ اس امر کا کسی سے ذکر نہیں کریں گے۔ تاکہ نمود ونمائش کے ہر پہلو سے بچا جا سکے۔ جماعتی اجتماعات اور جلسہ ہائے سالانہ میں بھی لمبا سفر اور سعی کر کے شمولیت کی سعادت حاصل کرتے رہے۔

میرے ساتھ تو ذاتی طور پر بھی بہت شفقت کا سلوک کرتے رہے۔ 1993ء میں جب میں اور مکرم برادرم عبدالقادر مرحوم رخصت پہ پاکستان آرہے تھے تو ہمیں اعلیٰ قسم کی مقامی شرٹس پیش کیں۔

مرحوم ذیابیطس کے مریض تھے۔ آخری ایام میں گردوں کی ناکامی کی وجہ سے سرکاری طور پہ علاج کے لئے سینیگال بھجوایا گیا۔ جہاں پہ مکرم مولانا منور احمد خورشید صاحب کو بھی کچھ دیکھ بھال کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر سے نوازے۔ اور مرحوم کے پسماندگان میں سے ان جیسے شرفاء اور نفیس لوگوں کی ایک اور کھیپ کھڑی کر دے۔ بالکل ویسے ہی جیسا کسی نے خوب کہا ہے۔

سب کہاں. کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں

قسط اول

اکیسویں صدی کا جہاد قرآن حکیم کے ذریعہ سے

ماھنامہ الحق اکوڑہ خٹک کے مئی 2001ء کے شمارہ میں مولانا محمد شہاب الدین ندوی صاحب نے ایک طویل مقالہ بعنوان 'اکیسویں صدی کا جہاد قرآن حکیم کے ذریعہ سے' سپرد قلم کیا ہے۔ اس کے منتخب حصے مقالہ نگار کے الفاظ میں ہی پیش خدمت ہیں۔

جہاد کے بارے میں غیر تو غیر خود اپنوں کے درمیان بھی بہت سے شبہات پائے جاتے ہیں جو اسلامی تعلیمات سے دوری یا لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ بلکہ بہت سے لوگ تو محض جہاد کا نام ہی سن کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں اور اس کے نام ہی سے ایک مہیب اور رہیبت ناک شکل ذہن میں آتی ہے۔ کیونکہ عمومی طور پر "جہاد" کو تلوار اٹھانے اور "خون بہانے" کے مترادف تصور کر لیا گیا ہے اور اس سلسلے میں مخالفین اسلام اور خاص کر مستشرقین نے اسلام کی تصویر بگاڑ کر پیش کی ہے اور مشہور کر دیا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اسی بناء پر آج اسلام کو ایک "جنگجو" مذہب قرار دیا جا رہا ہے ظاہر ہے کہ اس قسم کا بے بنیاد پروپیگنڈہ اسلامی نظام حیات سے ناواقفیت کا ثبوت ہے۔

اسلام میں جہاد کی حقیقت

جہاد کی اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ دین کی راہ میں جدوجہد کرنے کا نام ہے۔ چنانچہ لفظ "جہاد" کے لغوی معنی ہیں: کسی چیز کی مدافعت میں اپنی وسعت وطاقت صرف کرنا" (معجم الفاظ القرآن)

جہاد کے دو بازو ہیں: اس کا ایک بازو ہے اسلام کی پرامن تبلیغ اور دلیل واستدلال کے ذریعہ اسلامی نظام حیات کی خوبیاں بیان کر کے لوگوں کو دین کی طرف بلانا۔ اور اس کا دوسرا بازو ہے جب اسلامی معاشرے کو اندرونی یا بیرونی "خطرات" کا سامنا ہو تو دین کی مدافعت کی غرض سے فتنہ وفساد کی روک تھام بذریعہ قوت کرنا تاکہ اس کے نتیجے میں معاشرتی وتمدنی نقطہ نظر سے امن وامان قائم ہو۔ اس لحاظ سے جہاد کے دو مصداق ہوئے: ایک پرامن تبلیغ اور دوسرے فتنہ وفساد کی روک تھام یا "مدافعانہ جنگ" اور اہل اسلام کو حکم ہے کہ وہ جہاد کی پہلی شکل کو ہر حال میں جاری رکھیں۔ تاکہ دنیا اسلامی نظام حیات کی خوبیوں کا نظارہ کر کے اس کی آغوش میں آسکے یہی اصل جہاد ہے جو مسلمانوں پر فرض قرار دیا گیا ہے۔

اس اعتبار سے جہاد کے اصل مفہوم میں ہتھیار اٹھانا یا خون بہانا شامل نہیں ہے بلکہ اس کی حیثیت ثانوی یا دوسرے نمبر پر ہے۔ جب کہ اسلام اور اہل اسلام کو خطرہ لاحق ہو جائے اور وہ بیرونی طاقتوں کے نرغے میں آجائیں۔ تب وہ اپنی مدافعت میں ہتھیار اٹھا سکتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں اہل اسلام کو حکم ہے کہ اس حالت میں بھی وہ اپنے دشمن پر زیادتی نہ کریں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"تم اللہ کے راستے میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ مگر اس معاملے میں زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا" (بقرہ:190)

سماجی برائیوں کے خلاف جہاد

فتنہ وفساد کی دو قسمیں ہیں (1) سماجی یا اخلاقی برائیاں اور ایک دوسرے کے حقوق کی پامالی وغیرہ (2) سیاسی وفوجی خطرات جو بیرونی قوتوں کی ریشہ دوانیوں کے باعث لاحق ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اندرونی وبیرونی دونوں قسم کے فتنوں کا سدباب کر کے اسلامی معاشرے کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ جو قوم اخلاقی وسماجی برائیوں میں مبتلا ہو جائے وہ بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں رہتی اور جب تک بیرونی قوتوں کا مقابلہ نہ کیا جائے اسلامی معاشرے کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔ لہٰذا یہ دو طرفہ جنگ جیتنے کے لئے مسلم قوموں کو اندرونی برائیوں اور جھگڑوں کو بھی مٹا کر معاشرے میں ہر طرح سے امن وامان قائم کرنا ضروری ہے۔

اس لحاظ سے جہاد کا تعلق معاشرتی برائیوں اور باہمی ظلم وجور سے بھی بہت گہرا ہے اسی وجہ سے ایک حدیث میں سماجی برائیوں (منکرات) کو رولنا ہر مسلمان کا ایک قومی وشرعی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ (مسلم) اور جہاں پر اسلامی حکومت قائم ہو اس کے خصوصی فرائض میں "معروف" کی ترویج واشاعت اور "منکرات" کی روک تھام بھی ہے۔ (حج:41)

اس لحاظ سے جہاد کسی قوم یا ملک کے خلاف کوئی "جارحانہ" کارروائی یا بلاوجہ "خون ریزی" کرنا نہیں۔ بلکہ "معروف" کی اشاعت اور "منکرات" کی روک تھام کر کے مخلوق خدا کو راحت پہنچانا ہے۔ کیونکہ پوری دنیا اللہ کا کنبہ ہے جسے شروفساد سے پاک کرنا ضروری ہے اور اس اعتبار سے جہاد کا "نشانہ" اقوام یا افراد نہیں بلکہ۔ کفر والحاد اور ان کی فتنہ انگیزیاں ہیں جو اقوام عالم کے عادات واطوار بگاڑ کر انہیں نرا حیوان بنا دینا چاہتی ہیں اور ان بے خدا نظاموں نے آج پوری دنیا کو ایک جہنم کدہ بنا کر رکھ دیا ہے لہٰذا ان فتنوں کے خلاف سینہ سپر ہو جانا موجودہ دور کا سب سے بڑا جہاد ہے۔

موجودہ دور کے یہ سماجی وتمدنی فتنے چونکہ الحاد لادینیت یا بے خدا تہذیب کا لازمی نتیجہ ہیں۔ لہٰذا ان الحادی فتنوں کے خاتمے کے لئے سب سے پہلے فکری ونظریاتی حیثیت سے ان الحادی نظریات اور ان کے نظاموں پر تیشہ چلانا ضروری ہے ورنہ ان کا زور ٹوٹ نہیں سکتا۔ ظاہر ہے کہ محض ڈالیوں کو چھانٹ دینے سے دوبارہ شاخیں پھوٹ سکتی ہیں۔ لہٰذا ان نظاموں کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے۔ اور اس مقصد کے لئے عقلی دلائل کی بنیاد پر ایک جوابی فلسفہ تیار کر کے ان الحادی نظاموں کا خاتمہ کرنا اور عملی میدان میں انہیں شکست دینا ضروری ہے۔

اس لحاظ سے جہاں تک سماجی برائیوں اور تمدنی رخنوں کا تعلق ہے تو ایک مشہور حدیث ہے کہ تم میں سے کوئی کسی برائی کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے۔ اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو پھر زبان سے اس کی مذمت کرے۔ یہ خطاب افراد امت سے بھی ہے اور مسلم حکومتوں سے بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ان دو زریں اصولوں کے مطابق کسی برائی کو روکنے کے لئے پہلے نمبر پر "قوت" کی ضرورت ہے اگر مسلمان اتنی قوت رکھتے ہوں تو وہ ایسا ضرور کر سکتے ہیں۔ اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر زبان یا قلم کے ذریعہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر انسانی واخلاقی اقدار کی بحالی کے لئے علم جہاد بلند کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آج لٹریچر اور میڈیا کا زمانہ ہے۔ اس لئے اس میدان میں آج مسلمانوں کو "لٹریری جہاد" کی تیاری کرنی چاہئے۔ اور یہ مسلمانوں کا ایک دینی وشرعی فریضہ ہے جسے کسی بھی طرح نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

قرآنی ہدایت اور اس کے دلائل

اب جہاں تک فکری واعتقادی شروفساد کو ختم کرنے کا تعلق ہے تو وہ پرامن تبلیغ کے ذریعہ اسلامی نظام حیات برپا کرنا اور اللہ کے احکام کو بندوں پر نافذ کرنا ہے۔ اور اس راہ میں کسی پر ظلم وزیادتی کرنا شرعاً جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"دین میں کسی طرح کی زبردستی نہیں ہے" (بقرہ:256)

یہ دعوتی جہاد ہے جسے حدیث نبوی میں "قولی جہاد" کہا گیا ہے۔ اور اس کی تفصیل آگے آرہی ہے یہ دعوتی یا قولی جہاد چونکہ اسلام کا دائرہ بڑھانے کی غرض سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ کفر والحاد کا خاتمہ ہو سکے۔ اس لئے اس کا انداز نوع انسانی کو متاثر کرنے والا ہونا چاہئے۔ کیونکہ پوری نوع انسانی اسلام کی نظر میں "امت دعوت" ہے اور مسلمان شرعاً پوری نوع انسانی کے لئے داعی بنا کر بھیجے گئے ہیں اور اسلام کا پیغام بھی دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ارشاد باری ہے: "کہہ دو کہ اے لوگو میں تم سب کے لئے اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔ (اعراف:158)

اس لحاظ سے نوع انسانی کو اسلام کی خوبیوں۔ اس کے عقلی محاسن اور اس کے علمی دلائل کے ذریعہ متاثر کرنا ہے۔ کیونکہ مجرد وعظ ونصیحت موجودہ دور کے لئے کارگر نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے قرآن عظیم کو ہر قسم کے علمی وعقلی دلائل سے مزین کر دیا گیا ہے تاکہ وہ نوع انسانی کی ہدایت ورہنمائی کا باعث بن سکے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: "یہ قرآن (دنیا کے) تمام لوگوں کے لئے ہدایت ہے اس میں ہدایت کے واضح دلائل موجود ہیں اور وہ حق وباطل میں تمیز کرنے والا ہے۔ (بقرہ:185)

سب سے بڑا جہاد قرآن کے ذریعہ

بہرحال حاملین قرآن کو کتاب الٰہی میں مذکور انہی تمام علمی وعقلی دلائل کے ذریعہ اسلام کی دعوت دینے کی تاکید کی گئی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ خالق عالم ہونے کی حیثیت سے قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی "عقلیت" اور ذہنیت سے بخوبی واقف ہے۔ اس لئے اس نے اپنی کتاب حکمت میں ہر دور کی "ضرورت" کے مطابق ہر قسم کے دلائل وبراہین رکھ دیئے ہیں جن کے ذریعہ عالم انسانی کے غلط افکار ونظریات اور اس کے بے بنیاد فلسفوں کا توڑ ہو سکتا ہو اب یہ حاملین قرآن یا علمائے اسلام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس صحیفہ حکمت میں غور وخوض کر کے ہر دور کی ذہنیت کے مطابق ان دلائل کو منظر عام پر لائیں اور یہ حاملین قرآن کے ذمہ ایک شرعی فریضہ ہے اور اسی طریقہ دعوت کو قرآن عظیم میں "بڑا جہاد" کہا گیا ہے۔

قرآن عظیم ایک عالمگیر صحیفہ ہے جو دنیا کے تمام انسانوں کو بیدار کرنے کی غرض سے نازل کیا گیا ہے اسی بنا پر اس میں ہر دور کے لحاظ سے دلائل ہدایت یا دلائل ربوبیت مذکور ہیں انہی دلائل کے ذریعہ عالم انسانی راہ راست پر آسکتا ہے۔ لہٰذا ان خدائی دلائل کو اجاگر کر کے عالم انسانی کی ہدایت ورہنمائی کا سامان فراہم کرنا خود قرآن عظیم کی تصریح کے مطابق بہت بڑا جہاد یا سب سے بڑا جہاد ہے۔ اور یہ فریضہ رسول اکرم ﷺ کے توسط سے دنیا کے تمام مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے۔

ان تصریحات سے بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ قرآن عظیم کیا ہے اور کس پایہ کی کتاب ہے مگر اس کے باوجود اگر ہم نے اس صحیفہ حکمت میں غور وفکر کر کے نوع انسانی کی ہدایت ورہنمائی کرنا چھوڑ دیا ہے تو اس میں قصور کس کا ہے؟ قرآن عظیم تو سارے

جہاں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے مگر حاملین اسے محض "کتاب تلاوت" سمجھ کر بے سوچے سمجھے اسے رٹنے اور اس کے "فضائل" بیان کرنے ہی میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ طرز عمل نہ صرف کتاب الہٰی پر زیادتی ہے بلکہ اس طرز عمل کے ذریعہ نوع انسانی کی گمراہیوں میں مزید اضافہ کرنا بھی ہے اور اس کے ذمہ دار خود مسلمان ہیں۔

قرآنی دلائل اور الحادی فلسفے

آج سائنسی علوم اور جدید فلسفوں کا دور ہے اور فکری و نظریاتی اعتبار سے یہ علوم آج نوع انسانی کے اذہان پر چھائے ہوئے ہیں جن کی بنیاد الحاد ولادینیت پر ہے اس اعتبار سے آج الحاد ولادینیت کے جراثیم کو ان علوم سے نکال باہر کرنا وقت کا سب سے بڑا جہاد ہے اور یہ جہاد آج قرآن عظیم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور یہ علمی واستدلالی جہاد ہے جس کا خاکہ و نقشہ اس کتاب عظیم میں مذکورہ ہے۔

لہٰذا آج مسلمانوں پر یہ فریضہ شرعاً عائد ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی نشانیوں کے اس علم کے ذریعہ موجودہ دور کے سب سے بڑے جہاد کے لئے تیار ہو جائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ کتاب الہٰی علمی حقائق و معارف سے لبریز ایک انوکھا اور حیرت انگیز صحیفہ ہے۔ اور اس بنا پر وہ آج بھی تر و تازہ اور پوری نوع انسانی کے لئے راہ ہدایت ہے اور اس بنا پر آج مادیت کی ماری ہوئی انسانیت کو اس کی سخت ضرورت ہے۔

اس بحث سے یہ بھی بخوبی ثابت ہو گیا کہ اسلام ایک خالص عقلی اور سائنٹفک مذہب ہے جو دلیل کی زبان میں گفتگو کرتے ہوئے لوگوں کو غور و فکر کرنے اور اپنے رویہ کو سوچ بچار کے ذریعہ بدلنے کی دعوت دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ زور زبردستی کا قائل نہیں بلکہ اس کا سخت مخالف ہے کیونکہ دلیل واستدلال اور زور زبردستی دونوں ایک دوسرے کی ضد اور باہم متعارض ہیں اور یہ طریقہ دعوت مذہب میں ایک انوکھی اور نرالی چیز ہے۔ تاکہ اسلام کی ترقی خالص فطری اور عقلی بنیاد پر عمل میں آسکے۔

آغاز اسلام کا جہاد

اوپر جہاد کی دو قسموں پر روشنی ڈالی گئی ہے: اول یہ کہ دنیا سے اخلاقی و سماجی برائیوں اور تہذیبی و تمدنی شر و فساد کا استیصال کرنا اور دوم یہ کہ اسلامی اقدار حیات کی ترویج و اشاعت کرنا ان دو قسم کے جہادوں سے دنیا میں فکری و اعتقادی اور معاشرتی و تمدنی نقطہ نظر سے عالم انسانی کو نہ صرف دنیا میں امن و امان اور چین و سکون حاصل ہو سکتا ہے بلکہ وہ اسلام کی آغوش میں آکر آخرت کی زندگی میں بھی نجات حاصل کر سکتا ہے. جو دلائل و براہین کی رو سے ایک یقینی چیز ہے اسی وجہ سے اسلام انسان کے سامنے خدائی نظام حیات کا ایک پورا اور جامع فلسفہ پیش کرتا ہے غرض اسلام چونکہ دنیا کے تمام انسانوں کو راہ نجات دکھانے کا دعویدار ہے اس لئے وہ ہر ممکن طریقے سے انہیں صراط مستقیم یا خدا کے راستے پر گامزن کرنا چاہتا ہے۔ اسی غرض سے اس نے جہاد کا حکم دیا ہے آغاز اسلام میں جو جنگیں ہوئیں وہ اسی فکر و فلسفے کے تحت ظہور پذیر ہوئی تھیں. جو اس دور کے لئے ایک موزوں طریقہ کار تھا کیونکہ اس دور میں لٹریچر اور میڈیا (ذرائع ابلاغ) کا رواج نہیں تھا۔ لہٰذا دور قدیم میں اقوام عالم کو اسلامی نظام حیات اور اس کی برکتوں سے روشناس کرانے اور دنیا سے ظلم وعدوان کو مٹانے کا وہی ایک واحد طریقہ تھا جسے آغاز اسلام میں اپنایا گیا چنانچہ اس دور میں اسلام جن جن ممالک میں بھی داخل ہوا وہاں کی رعایا اسے دل سے چاہنے لگی اور اکثر مقامات پر تو اس نے اپنی حکومتوں کے خلاف اہل اسلام کا ساتھ دیا اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے اس موقع پر زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔

اسلام میں جہاد کی قسمیں

جہاد کی کامیابی کے لئے چونکہ مال کی بھی ضرورت پڑتی ہے. خواہ وہ فتنہ و فساد کو مٹانے کے سلسلے میں ہتھیار کے ذریعہ ہو یا اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے اسلامی لٹریچر پھیلانے کی غرض سے۔ اس لئے اسلام نے اس راہ میں مال داروں کو بھی اس جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دی ہے اور انہیں مال خرچ کرنے پر ابھارتے ہوئے اس عمل کو بھی جہاد قرار دیا ہے کیونکہ اس کے بغیر کسی بھی قسم کا جہاد کامیاب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن میں مذکور ہے:

"اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایسی تجارت سے آگاہ کروں جو تم کو (آنے والے) دردناک عذاب سے نجات دے سکتی ہو؟" (تو وہ تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور اپنے مالوں کے ذریعہ جہاد کرو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے. اگر تم (اس حقیقت کو) جان سکو" (صف:11,10)

اور ایک حدیث میں مذکور ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے مسلمانو تم مشرکین سے اپنے مالوں. اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو" (ابوداؤد. نسائی. دارمی. مسند احمد)

اس اعتبار سے جہاد کی تین قسمیں ہو گئیں: مالی جہاد. بدنی جہاد اور قولی جہاد. مگر جہاد کی اصل قسمیں صرف دو ہی ہیں:

1- بدنی جہاد جو شر و فساد کو دور کرنے کے لئے ہاتھ یا ہتھیار کے ذریعہ کیا جائے. جب کہ اس کی ضرورت پڑ جائے اسے عسکری جہاد بھی کہا جا سکتا ہے۔

2- قولی جہاد جو زبان سے کیا جائے اور یہ پر امن تبلیغ کا نام ہے. جو جہاد کی اصل روح کے مطابق ہے اس لئے اصل جہاد یہی ہے جو دعوت اسلامی کا دوسرا نام ہے اور اس کے لئے وہ تمام ذرائع استعمال کئے جا سکتے ہیں جو اس کی کامیابی کے لئے ممکن ہو سکتے ہوں۔ آغاز اسلام میں لٹریچر یا کتب و رسائل کا رواج نہ ہونے کی وجہ سے زبان کے ذریعہ تبلیغ کرنا ہی دعوت اسلام کا واحد ذریعہ تھا۔ مگر آج کل چونکہ نشر و اشاعت کے طور طریقے بدل گئے ہیں اس لئے اب اسلام کی دعوت کے لئے کتابوں یا لٹریچر وغیرہ پر زیادہ انحصار ہو گیا ہے۔

اس لحاظ سے "جہاد بالقول" پر قرآن اور حدیث دونوں متفق اللفظ ہیں۔ اس کو ہم موجودہ دور کے تقاضے کے مطابق علمی و قلمی. جہاد بھی کہہ سکتے ہیں. کیونکہ آج یہ اشاعت علم کا ایک موثر ترین ذریعہ بن گیا ہے۔

کھانے میں اعتدال کی ضرورت

ڈاکٹر عزیز منصور باجوہ صاحب

ہم خوب جانتے ہیں کہ غذا ہماری زندگی برقرار رکھنے کے لئے کس قدر اہم ہے۔ لیکن ہم میں سے بہت کم اس بات سے آگاہ ہیں کہ یہ غذا جو ہماری زندگی کو رواں دواں رکھتی ہے جان لیوا بھی ہو سکتی ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ غذا کتنی اور کیسی ہونی چاہئے۔ غذا اگر ہمیں صحت مند اور توانا بنا سکتی ہے تو ساتھ ہی ساتھ یہ پریشانیوں اور بیماریوں کا باعث بھی ہو سکتی ہے۔ انتہائی اہم بات غذا کا مناسب ہونا ہے۔ مناسب کا فیصلہ اس بات سے ہو گا کہ اس کی مقدار کیا ہو اور یہ کن اجزا پر مشتمل ہو۔

ویسے تو سارے مکاتب فکر اس حقیقت پر متفق ہیں مگر ہمارے دین نے تو خاص طور پر ہمیں لفظ "اعتدال" سکھایا ہے۔ غذا ضرورت سے کم ہو گی تو صحت برقرار رکھنی مشکل ہو سکتی ہے اور زیادہ ہو گی تو خرابیاں پیدا کرے گی پریشانی کا باعث ہو گی اور اگر زیادہ سے بھی زیادہ ہو گی تو اپنے اندر خطرناک بیماریاں چھپائے ہوئے ہو گی۔ یہ معاملہ تو غذائی مقدار کا ہوا۔ اب اجزاء کے لحاظ سے کیسی ہو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس میں اختصار کے ساتھ اس کی مقدار اور اجزا کا ذکر کرونگا۔ اور مضمون کو زیادہ تکنیکی بنائے بغیر (یعنی گراموں اور کیلوریوں کا ذکر چھوڑتے ہوئے) بالکل سادہ طرز پر اپنی رائے کا اظہار کرونگا۔

کون نہیں جانتا کہ کھانا بھوک رکھ کر کھانا چاہئے اس بارے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنی چاہئے۔ کھانا کتنا کھایا جائے اس کے آزمودہ اور قطعی معیار ہمارے سامنے ہیں۔

ہاں تو آپ کھانا شروع کریں۔ خدا کا شکر ادا کریں اگر ایک ہی کھانا پکا ہے۔ پلیٹ میں مناسب ڈالیں۔ تاکہ دیکھنے والے آپ کو خودغرض نہ سمجھیں۔ کھانا ڈالتے وقت دھیان رکھیں جتنا آپ نے کھانا ہے. اس سے قریباً آدھا پلیٹ میں ڈالیں۔ دوبارہ پھر ڈال لیجئے گا۔ اس طرح آپ کے ذہن پر یہ بوجھ نہیں ہو گا کہ اتنا ڈالا ہے ختم کیسے ہو گا۔ آپ کی زیادہ کڑی آزمائش ہو گی اگر میز پر کھانے تین چار ہوں۔ آپ ان سب کو کھانے کا پروگرام بالکل نہ بنائیں۔ چکھ بے شک سب کو لیں۔ صرف اسی طرح ممکن ہو گا کہ آپ اعتدال کے زمرے میں رہیں۔ اگر آپ نے سب قسم کے کھانے کھانے کا پروگرام بنا لیا تو اپنے لئے بہت بڑی مصیبت کھڑی کر لیں گے۔

اچھا تو آپ نے کھانا پلیٹ میں ڈال لیا۔ اب کھانا شروع کریں۔ ایسے جلدی جلدی نہیں۔ ذرا آہستہ کھایئے۔ اس سے آپ کا مزہ بھی بڑھ جائے گا اور کھانا ہضم بھی بہتر ہو گا اس کے علاوہ زیادہ کھا جانے کا احتمال بھی کم ہے۔ دوسرے آپ نے اتنے گوشت کے ٹکڑے اپنی پلیٹ میں ڈال لئے ہیں گھی بھی پلیٹ میں ادھر ادھر گھوم رہا ہے۔ آپ مشکل سے یہی ختم کر پائیں گے۔ آہستہ ذرا آہستہ! دراصل کھانا پلیٹ میں ڈالتے وقت آپ گوشت کی طرف ہی متوجہ رہے ہیں۔ بہتر ہوتا اگر سبزی یا دال کو بھی عزت بخشی ہوتی۔ میں نہیں جانتا دوسرے کیا رائے رکھتے ہیں۔ میں یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ آپ ایک گلاس پانی کھانا شروع کرنے سے پہلے پی لیا کریں۔ یا کم از کم کھانے کے دوران ضرور پیئیں۔ میری رائے میں یہ عمل آپ کو کم کھانے میں مدد دے سکتا ہے۔

کھانا ختم۔ اب میٹھا آگیا۔ دراصل آپ کا اصل ٹیسٹ تو اب ہے۔ کھانا تو آپ کھا چکے ہیں۔ پیٹ آپ کو جتنا بھرنا تھا اس سے زیادہ بھر لیا ہے۔ اب میٹھا تو صرف منہ کا مزہ میٹھا کرنے کے لئے لینا ہے۔ اب تک آپ کی غذا کی ضرورت. ضرورت سے زیادہ پوری ہو چکی ہے۔ دو تین چمچ میٹھا کافی ہونا چاہئے۔ تھوڑے میٹھے سے زیادہ محظوظ ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ میٹھے کا چمچ منہ میں ڈال کر کافی دیر منہ میں رکھیں۔ بس میٹھے کا مزہ یہیں ہے۔ اب آپ کھانا کھا چکے ہیں۔ اب دیانتداری سے محسوس کریں آپ کیا محسوس کر رہے ہیں۔ اگر تو اور کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ تو آپ نے یقیناً اعتدال سے کھایا ہے. بھوک رکھ کر کھایا ہے۔

آخر میں صرف یہ کہنا ہے کہ کم کھانے سے عملاً کوئی بیماری نہیں ہوتی۔ کیونکہ اتنا کم تو کوئی کھاتا ہی نہیں۔ انیمیا یا کمزوری کی دوسری بیماریاں کم کھانے کی بجائے غلط کھانے سے ہوتی ہیں۔ ہاں البتہ زیادہ کھانے سے جو معمولی نوعیت کی بیماریاں ہوتی ہیں ان کا تعلق معدے. انتڑیوں وغیرہ سے ہے۔ جیسے گیس. السر پیچش وغیرہ. مگر اصل مہلک بیماریاں جگر گردوں کے علاوہ ذیابیطس اور بلڈ پریشر ہیں۔ جن کے بعد میں نتائج فالج اور دل کے دورے کی شکل میں برآمد ہوتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم طارق جاوید وڑائچ صاحب مربی سلسلہ ہارون آباد کو 14۔اپریل 2001ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔جس کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت ساحرہ طارق عطا فرمایا ہے۔نومولودہ محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ ناظم انصار اللہ ضلع راجن پور کی پوتی اور محترم ملک نصر اللہ خان صاحب (مرحوم) آف میر پور خاص کی نواسی ہے۔نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے دین کی خادمہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 7 جون 2001ء کو مکرم میاں خورشید احمد عمیر صاحب زعیم حلقہ ماڈل ٹاؤن بہاولپور کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام "سدید احمد" عطا فرمایا ہے۔بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولود مکرم میاں نذیر حسین صاحب نعیم سیکرٹری امور عامہ ضلع بہاولپور کا پوتا اور مکرم محمد قاسم خان صاحب نائب ناظر مال (خرچ) کا نواسہ ہے۔اس طرح مکرم بشیر احمد صاحب قائد ضلع بہاولپور کا بھتیجا ہے۔دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی دراز عمر سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔آمین

دستیابی کتابچہ

☆ 25 جون 2001ء کے الفضل میں محترم مولانا منور صاحب کے کتابچہ "ایک نیک بی بی کی یاد میں" کی تلخیص شائع ہوئی ہے۔یہ کتابچہ مجلس انصار اللہ پاکستان سے مبلغ -/4 روپے میں دستیاب ہے۔

درخواست دعا

☆ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب سوہاوی دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں عزیزم سرفراز احمد ابن کریم اللہ مظہر صاحب فرینکفورٹ جرمنی کا بائی پاس اپریشن مورخہ 7 ستمبر 2001ء بروز سوموار ہو رہا ہے۔بچہ کی عمر صرف دس سال ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم سلطان احمد بھٹی صاحب ایجنٹ الفضل سرگودھا شہر کی والدہ صاحبہ عرصہ دو ماہ سے بوجہ فالج بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالستار صاحب بابت ترکہ مکرم محمد عثمان صاحب)

☆ مکرم عبدالستار صاحب ابن مکرم محمد عثمان صاحب ساکن مکان نمبر 9/6 دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔قطعہ نمبر 11/27 محلہ دارالنصر برقبہ ایک کنال 18 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم عبدالمنان صاحب (بیٹا)
(3) مکرم عبدالستار صاحب (بیٹا)
(4) مکرم عبدالغفور صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم مظفر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم محمد بوٹا صاحب)

☆ مکرم مظفر احمد صاحب ولد محمد بوٹا صاحب آف چک نمبر 433 ج-ب دھیرو کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔قطعہ نمبر 6/43 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ دس مرلہ 206 مربع فٹ میں سے نصف حصہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ ثریا بیگم صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
(4) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ نسیم بیگم صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرم مظفر احمد صاحب (بیٹا)

مکرم مبشر احمد صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(i) محترمہ امۃ النصیر صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرم داؤد احمد صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم طیب احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جھڑپوں میں 59 بھارتی فوجی ہلاک

مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں مجاہدین نے اپنی الگ کارروائیوں میں 59 فوجی ہلاک کر دیئے تفصیلات کے مطابق ڈوڈہ کی تحصیل گوندو کے سوتی بگار علاقہ میں مجاہدین اہم مشن پر جا رہے تھے کہ اچانک بھارتی فوج سے ٹاکرا ہو گیا۔مجاہدین نے بھارتی فوج پر ہینڈ گرینڈوں اور خودکار ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔پون گھنٹہ جاری رہنے والی جھڑپ میں 3 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے اس کے علاوہ دیگر علاقوں میں ہونے والی جھڑپوں میں 59 بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔

مشرف واجپائی مذاکرات سے کوئی خاص توقع نہیں

بھارت کے ماضی کے رویہ اور کشمیر کو بار بار اپنا اٹوٹ انگ قرار دینے کی رٹ کے باعث پاکستان کے مختلف حصوں میں آباد مہاجرین کو پاک بھارت مجوزہ سربراہ ملاقات میں کامیابی کی کوئی خاص توقع نہیں۔امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کے مختلف حصوں میں آباد پناہ گزینوں نے رواں ماہ ہونے والے پاک بھارت مجوزہ سربراہ مذاکرات میں تنازعہ کشمیر کا مستقل اور پائیدار حل ڈھونڈنے پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت تنازعہ کا حل تلاش کرنے میں مخلص نہیں۔واشنگٹن پوسٹ کے مطابق آزاد کشمیر کے زیادہ تر عوام پاک بھارت مجوزہ سربراہ ملاقات سے مطمئن نہیں۔

بھارت بنگلہ دیش سرحدی تنازعہ

بھارت اور بنگلہ دیش تین روزہ بات چیت میں سرحدی تنازعہ حل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور دونوں ملکوں نے مذاکراتی عمل جاری رکھنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔دونوں ملکوں نے سرحدوں کو موجودہ پوزیشن پر رکھنے پر اتفاق کر لیا۔بنگلہ دیش کی وزارت داخلہ کے اعلیٰ عہدیدار نے اپنے بھارتی ہم منصب کے ساتھ سرحدوں کو موجودہ پوزیشن پر رکھنے کے سمجھوتے پر دستخط کے بعد پریس بریفنگ میں بتایا کہ دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی تنازعے کے مستقل بنیادوں پر حل کرنے کے لئے مذاکراتی عمل 2002ء تک مکمل ہو جائے گا۔

بھارت کے 95 لاکھ ملازمین کی ہڑتال کی دھمکی

بھارت میں 95 لاکھ سرکاری ملازمین نے سرکاری محکموں کی نجکاری کے خلاف احتجاج کے لئے ملک گیر ہڑتال کی دھمکی دی ہے۔تفصیلات کے مطابق بھارت میں مرکزی اور ریاستی محکموں کے ملازمین نے سرکاری محکموں کی نجکاری کی ڈاؤن سائزنگ' آئی ایم ایف' ورلڈ بنک اور ڈبلیو ٹی او کے اداروں کے احکامات پر موجودہ لیبر قوانین اور اپنائی گئی دیگر معاشی پالیسیوں کے خلاف 25 جولائی سے ہڑتال شروع کرنے کی دھمکی دی ہے۔

عالمی تجارتی تنظیم میں شمولیت اور چین

چین کی عالمی تجارتی تنظیم میں شمولیت کے متعلق جینوا مذاکرات میں مثبت اور حوصلہ افزاء پیش رفت ہوئی ہے۔ذرائع کے مطابق چین کے اعلیٰ مذاکراتی نمائندے لونگ یانگ تو نے عالمی تجارتی تنظیم کے ساتھ بات چیت کے بعد کہا کہ عالمی تجارتی تنظیم میں چین کی شمولیت کی راہ میں حائل تمام اہم رکاوٹیں دور ہو گئی ہیں۔انہوں نے بات چیت کو انتہائی مفید اور تعمیری قرار دیا۔امریکہ اور یورپی یونین پہلے ہی عالمی تجارتی تنظیم میں چین کی شمولیت کی حمایت کر چکے ہیں۔

طالبان کی غیر ملکی فرموں کو دعوت

طالبان حکومت نے افغان جنگ کے دوران تباہ کرنے والی سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی تعمیر نو کا آغاز کر دیا ہے۔2500 کلومیٹر طویل سڑکوں کی تعمیر پانچ سال میں مکمل ہو گی۔اور اس پر 400 ملین ڈالرز کی لاگت آئے گی۔طالبان نے غیر ملکی فرموں کو اس پروجیکٹ میں سرمایہ کاری کی دعوت دیتے ہوئے ہر قسم کی سہولیات فراہم کرنے کا یقین دلایا ہے۔

صدام کے خلاف مقدمہ چلانے کی کوششیں

یوگوسلاویہ کے سابق صدر سلوبودان ملازووچ کو جنگی جرائم کی عدالت میں پیش کرنے کے بعد امریکہ نے عراق کے صدر صدام حسین کے خلاف جنگی جرائم کے الزام میں ملوث کرنے کی تگ و دو شروع کر دی ہے۔امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ صدام حسین کے خلاف شواہد اکٹھے کئے جا رہے ہیں اور اس حوالے سے ہمیں عراقی اپوزیشن کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔

نائیجیریا میں مسافر بس گہری کھائی میں گر گئی

نائیجیریا میں ایک مسافر بس گہری کھائی میں گرنے کے نتیجے میں 27۔افراد ہلاک ہو گئے۔پولیس کے مطابق ملک کی شمالی مغربی ریاست سکوٹو میں ایک مسافر بس اگلا ٹائر پھٹنے کے باعث 300 فٹ گہری کھائی میں جا گری۔ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تعداد سکول کے طلباء کی تھی حادثہ اوور لوڈنگ کے باعث رونما ہوا۔

سری لنکا اور باغیوں کے درمیان سفارتی وفد

ناروے نے سری لنکا میں قیام امن کے لئے تامل باغیوں اور حکومت کے مابین دوبارہ مذاکراتی عمل شروع کرانے کے لئے اپنے نئے سفارتی وفد کی منظوری دی ہے۔یہ وفد ناروے کے نائب وزیر خارجہ کی قیادت میں بہت جلد سری لنکا آئے گا۔

افغانستان میں دفتر کھولنے کا فیصلہ

او آئی سی کی حالیہ وزرائے خارجہ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ افغانستان کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے تنظیم افغانستان میں اپنا دفتر کھولے۔

ڈیڈ لائن بڑھائی جائے

افغانستان کے سفیر نے وزیر برائے امور کشمیر و شمالی علاقہ جات سے ملاقات کی اور پشاور میں ناصر باغ کے مقام پر افغانستان مہاجر کیمپ کے ان مسائل پر تبادلہ خیال کیا جو سرحد حکومت کی طرف سے کیمپ خالی کرنے کی ڈیڈ لائن سے مہاجرین کو درپیش ہیں۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 6 جولائی - گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 27 زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 7-جولائی غروب آفتاب: 7-20

☆ اتوار 8-جولائی طلوع فجر: 3-28

☆ اتوار 8-جولائی طلوع آفتاب: 5.07

کرپشن کے تمام دروازے بند کر دیئے

ہیں صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان میں کوئی بھی شخص قانون سے بالاتر نہیں' چاہے وہ کتنا ہی بااثر یا امیر کیوں نہ ہو- وہ قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکتا- اس سلسلہ میں قومی احتساب بیورو نے کواپریٹو اداروں کی لوٹ مار کرنے والوں سے رقوم واپس لے کر یہ بات ثابت بھی کردی ہے- ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایوان اقبال میں کواپریٹو متاثرین کو ان کی 50 فیصد رقوم کی واپسی کی خصوصی تقریب سے اپنے صدارتی انتخاب میں کیا انہوں نے کہا معاشی ترقی کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' ہم نے کرپشن کے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں-

آپ سے ملنے کا منتظر ہوں بھارتی حکومت کی

شدید مخالفت کے باوجود پاکستان کے صدر پرویز مشرف نے اپنے آئندہ دورہ بھارت کے موقع پر کشمیر کے اہم علیحدگی پسند الائنس کے رہنماؤں کے ساتھ ملاقات کا عندیہ ظاہر کردیا ہے- حریت کانفرنس کے رہنماؤں کے نام ایک خط میں جنرل مشرف نے لکھا ہے کہ میں اپنے آئندہ دورہ کے دوران حریت کانفرنس کے رہنماؤں سے ملاقات کے موقع کا منتظر ہوں-

ملاقات نہیں ہوسکتی بھارت کی وزارت خارجہ کے

ترجمان نے نروپاما راؤ نے پاکستان کے صدر جنرل مشرف کے دورہ بھارت کے موقع پر حریت کانفرنس کے رہنماؤں کے درمیان فوری طور پر اس قسم کی ملاقات کو خارج از امکان قرار دیا ہے- اور کہا ہے کہ اس سلسلہ میں حریت کا کوئی کردار نہیں ہے-

کواپریٹو مالکان چاہے جائیدادیں بیچیں ان سے رقوم لیں گے چیئرمین نیب نے کہا ہے

کہ موجودہ حکومت نے اپنے آغاز ہی میں ایسے دوررس اقدامات کئے ہیں جن سے پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے- اس کے لئے ترجیحی بنیادوں پر بلاامتیاز احتساب شروع کیا گیا ہے- 19 ماہ میں نیب نے کوشش کی کہ احتساب کے عمل میں ایسی روایت قائم کی جائے جس سے اندرون ملک اور بیرون ملک خوشگوار تاثرات پھیل جائیں-

نیشنل سیکیورٹی کونسل کی تشکیل نو صدر جنرل

مشرف نے نیشنل سیکیورٹی کونسل کی تشکیل کا حکم جاری کیا ہے- جو صدر کے فرائض ادائیگی کے لئے مشورے دے گی اور معاونت کرے گی- صدر مملکت نیشنل سیکیورٹی کے چیئرمین ہوں گے- اور یہ چیف ایگزیکٹو' چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی' مسلح افواج کے سربراہان' چاروں صوبوں کے گورنرز پر مشتمل ہوگی- اس کے علاوہ صدر دیگر ارکان بھی مقرر کر سکتے ہیں- نیشنل سیکیورٹی کونسل کے ارکان کی تقرری کی مدت صدر کی خوشنودی سے مشروط ہوگی-

آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے انتخابات

آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے الیکشن کے سلسلہ میں پولنگ مکمل ہوگئی- ان انتخابات میں لاہور سے کشمیری مہاجرین کے لئے مخصوص دونشستوں کے لئے پولنگ ہوئی- پولنگ فوج اور پولیس کی نگرانی میں پرامن رہی- اختتام پر ٹرن آؤٹ 20 سے 25 فیصد رہا-

آزادی بحال رکھنے کے لئے جمہوریت

لازمی ہے اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو اور پی این اے کے درمیان ہونے والے مذاکرات کے بعد سمجھوتہ طے پا گیا تھا- اور مارشل لاء کا کوئی جواز نہیں رہا تھا- انہوں نے کہا پاکستان کو آزاد ملک کی حیثیت سے برقرار رکھنے کے لئے جمہوریت کی بحالی لازم ہے-

کارگل کی بات کرنے سے پنڈورا بکس کھل

جائیگا صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کو کشمیر کے مسئلے کو ایک بیل کی طرح سمجھنا چاہئے جسے سینگوں سے پکڑ کر قابو پایا جا سکتا ہے- اس مسئلے کو مستقل طور پر حل کیا جانا چاہئے- ٹائمز آف انڈیا میں شائع ہونے والے انٹرویو میں انہوں نے کہا اب وقت ہے کہ ہم کارگل اور دوسرے جھگڑوں سے پیدا ہونے والی بے اعتمادی سے آگے بڑھیں- کارگل کی بات کرکے ہم پنڈورا بکس کھول لیں گے-

احتساب مستقل ایجنڈا ہے چیئرمین نیب نے کہا

ہے کہ بلاامتیاز احتساب حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے اور بااختیار آدمی کو بھی قانون کا سامنا کرنا ہوگا- کواپریٹو متاثرین میں چیک تقسیم کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج ہر سطح پر اعتراف ہو رہا ہے کہ نیب کے اقدامات کے باعث بڑے پیمانے پر کرپشن رک چکی ہے- تاہم ہم اگلے مرحلے میں نیب کے دائرہ کار کو بڑھا رہے ہیں- احتساب ہمارا مستقل ایجنڈا ہے یہ بلاامتیاز جاری رہے گا-

لوکل روٹوں کا نیا کرایہ نامہ ٹرانسپورٹروں نے

لاہور کے لوکل روٹوں کا نیا کرایہ نامہ حکومت کے حوالے کر دیا ہے جس کے تحت پہلے مرحلے کا کم از کم کرایہ 3 روپے سے 4 روپے تجویز کیا گیا ہے- صوبائی وزیر قانون نے نئے تجویز کردہ کرائے نامے پر ہمدردانہ غور کی یقین دہانی کرائی ہے-

اکسیر بلڈ پریشر
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax: 213966

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ سے خالص دیسی گھی'
کریم' دودھ' مکھن' دہی' پنیر' کھویا حاصل کریں
سعیداللہ خان 213207

دانتوں کے ماہر معالج
مشورہ مفت
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ-
فون نمبر 213218

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی - اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 گھر 211379

WABENG
نثار احمد مغل
وقار اینڈ برادرز انجینئرنگ ورکس
معیار اپنایئے
وقت بچایئے
سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس اینڈ ٹولز
مینوفیکچرر، انجینئرنگ فیلڈ نیز جیولری ٹولز اور پارٹس تیار کرنے والے
دکان نمبر 4، شاہین مارکیٹ، مدنی روڈ، نیو دھرم پورہ مصطفیٰ آباد، لاہور فون: 0320-4820729

بچوں کے لئے مفید کیوریٹو ادویات

بچوں کی کمزوری' سوکھے پن اور دانت نکالنے کی تکلیف کے لئے کامیاب دوا ہے	20/-	① BABY TONIC
بچوں میں قے اور دستوں کے لئے مفید ہے	15/-	② BABY POWDER
کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے لئے کامیاب دوا ہے	50/-	③ BABY GROWTH COURSE
قد کا چھوٹا ہونا' جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کے لئے مفید کورس ہے	200/-	④ DWARFISHNESS COURSE
بچوں میں کیلشیم کی کمی دور کرنے کے لئے اور مٹی کھانے کی عادت چھڑانے کے لئے	35/-	⑤ PICA COURSE
بچوں کے دانتوں کو کیڑا لگنے کے لئے	35/-	⑥ ANTI CARIES FOR BABIES COURSE

ادویات ولٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹ یا ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گول بازار ربوہ

اکسیر نونہال قیمت -/30
بے بی ٹانک ہے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61